...دلچسپ اور کامیاب ہے۔

حالا چرا

"حالا چرا" شہریار کی ایک مختصر لیکن خوبصورت مسلسل غزل ہے۔ مطلع اور مقطع سمیت کل نو (۹) اشعار پر مشتمل ہے۔ اس نے اس غزلیہ نظم میں محبوب کے ساتھ اپنے آخری ایام کے تاثرات اور جذبات کو پیش کیا ہے۔ اس نے اس نظم کے متعدد اشعار میں شکوہ جاناں اور شکوۂ دوراں کا مضمون باندھا ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! تو اب میرے پاس کیوں آیا ہے، جب میں بالکل برباد ہو چکا ہوں۔ تمہارا تو وہی حال ہے کہ سہراب کے مرنے کے بعد اس کے پاس دوا لے کر لوگ پہنچے تھے۔ اے محبوب! میری زندگی گھڑی دو گھڑی

ی ہے، اس لئے کل کے وعدے پر مجھے ٹالنا درست نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ جوانی
کے ایام تمہارے ساتھ گزارے ہیں اور آج تو مجھ کو چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ
زندگی گزار رہا ہے۔ وہ فرہاد ور شیریں کے واقعہ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ
فرہاد کتنا وفادار اور سچا عاشق تھا جبکہ شیریں کا انداز اس کے برعکس تھا۔ شاعر کہتا
ہے کہ جب عاشقوں پر آسمان اس قدر ظلم و زیادتی کرتا ہے تو قیامت کیوں نہیں
آجاتی ہے۔

آخر کے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ عشق میں زیادہ گلہ شکوہ کرنا اس کی
شان کے منافی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ خاموشی اختیار کیا جائے اور ہجر کے
صدمات کو پوشیدہ رکھا جائے۔

مقطع کے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ زندگی میں اس نے کبھی محبوب کے
بغیر سفر نہیں کیا مگر آج موت اور قیامت کے سفر میں وہ تنہا روانہ ہو رہا ہے۔

اس نظم میں وہ سارے عاشقانہ سوز و گداز ہیں جو ایک غزل کی جان
ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہریار کی یہ نظم معنوی اور ظاہری دونوں اعتبار سے بہت
کارآمد اور دلکش ہے۔

Scanned with CamScanner